

## 127870-عقد نکاح کے دو گھنٹے بعد ہے طلاق کے وسوسہ کا شکار ہو گیا

### سوال

میں جوان ہوں اور ایک لڑکی سے عقد نکاح کیا، اور عقد نکاح کے تھوڑی ہی دیر بعد دو گھنٹے سے بھی مجاوز نہیں بغیر کسی سبب کے ہی مجھے طلاق کی سوچ کا وسوسہ آنے لگا، اور اس وقت سے لیکر اب تک کلمہ "تو" اور تجھے طلاق "میری زبان پر بخاری ہو چکا ہے اور زبان سے خارج ہونا چاہتا ہے لیکن میں اسے طلاق نہیں دینا چاہتا، لیکن یہ چیز مجھ سے طاقتور ہو چکی ہے، میں محسوس کرتا ہوں کہ جو کلام کر رہا ہے وہ میں نہیں۔

یہ علم میں رہے کہ میں اپنے آپ سے ہی بات کرتا رہتا ہوں لیکن آواز بلند نہیں ہوتی کہ سنی جائے، میں گاڑی میں تخلیج یاد نہیں کیا ہے کہ میں نے یہ الفاظ زبان سے نکالے ہیں یا نہیں نکالے؟ یہ بھی علم میں رہے کہ میرے خیال میں بھی طلاق نہ تھی کیونکہ میں اس لڑکی سے محبت کرتا ہوں، اور الحمد للہ اس سے عقد نکاح کیا ہے؛ تو پھر اسے بغیر کسی سبب کے طلاق کیوں دوں؟

ہمیشہ مجھے شیطان وسوسہ میں ڈالتا ہے کہ میں حرام کام کر رہا ہوں اور مجھے سینہ میں بوجھ سا محسوس ہوتا ہے!!

### پسندیدہ جواب

وسوسہ میں بتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ طلاق کے الفاظ زبان سے بھی ادا کر دے، جب تک وہ طلاق کا قصد نہ کرے، کیونکہ جیسا کہ سوال میں بیان ہوا ہے: وہ طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا، اور نہ ہی طلاق کے بارہ میں سوچتا ہے، اور پھر اس کا کوئی سبب بھی نہ طلاق دی جائے، بلکہ یہ تو شیطانی وسوسہ ہے۔

بعض اوقات یہ وسوسہ قوی و طاقتور ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس شخص کو خیال آنے لتا ہے کہ اس نے طلاق کے الفاظ کی ادا نہیں کی ہے، بلکہ بعض اوقات الفاظ ادا کر بھی دیتا ہے، لیکن وہ اس میں معدود ہے؛ کیونکہ اس کی عقل پر غلبہ ہے، بالکل اس کی طرح جس کی عقل غصہ کی بنابر ماؤف ہو، یا پھر وہ غلطی کرنے والا جو غلطی سے طلاق کے الفاظ بول دے۔

امام بخاری رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: بخاری میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے: باب ہے عقل پر پردہ ہونے اور جبر کی حالت میں اور نشہ کی حالت میں اور مجنون اور ان کے حکم کے بارہ میں، اور غلط اور بھول میں طلاق اور شرک کے متعلق:

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی"

اور امام شعبی رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

بـ{اے ہمارے پررو ڈگا را گر ہم بھول جائیں اور غلطی کر لیں تو ہمارا موتا خذہ نہ کرنا}:

اور جو وسوسہ والے شخص سے جائز نہیں؛ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے فرمایا تھا جس نے اپنے آپ پر اقرار کیا تھا کہ:

"کیا تمہیں جون ہے"

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں :

"وسسه والے شخص کی طلاق جائز نہیں" انتہی مختصر

فقہاء کی ایک جماعت نے اس کی صراحت کی ہے جو ہم اور پرہیان کر لے چکے ہیں، کہ وسسه والے شخص کی طلاق واقع نہیں ہو گی، اور نہ ہی اس پر کوئی چیز لازم آتی ہے۔

ابو قاسم العبدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

"عیسیٰ نے ایک شخص کے بارہ سن کر وہ وسسه کا شکار ہے اور اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے : میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، یا طلاق کی بات کر رہا ہے اور وہ طلاق نہیں چاہتا یا اسے شک ہو رہا ہے ؟

تو انہوں نے کہا :

اسے اس سے روکا جائے، اور اس پر کچھ نہیں۔

اسی طرح المدونہ میں درج ہے :

"وسسه والے شخص کی طلاق لازم نہیں کی جائیگی، اور یہ وسسه ایسا ہے جس میں طلاق نہیں؛ کیونکہ یہ تو شیطان کی جانب سے ہے، اس لیے اس سے رکنا چاہیے، اور اس کی جانب التفات نہ کیا جائے؛ کیونکہ جب ایسا کیا جائے یعنی اس کی جانب التفات نہیں کیا جائے گا تو شیطان اس سے نا امید ہو جائیگا، تو یہ اس کے لیے ان شاء اللہ شیطان کے اس سے رکنے دور ہونے کا باعث اور سبب بنے گا" انتہی مختصر

ماخوذ از: باتج والا کلیل (4/86).

اور ابن نجیم حنفی کی الجبرا الرائق (5/15) اور علامہ ابن قیم کی اعلام الموقعین (49/4) کا بھی مطالعہ کریں۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"وسسه میں بنتا شخص کی طلاق واقع نہیں ہو گی، حتیٰ کہ اگر وہ اپنی زبان سے بھی طلاق کے الفاظ ادا کر دے جب یہ الفاظ تصد اور ارادہ سے نہ ہوں، کیونکہ یہ الفاظ تو وہ وسسه والے شخص کی زبان پر بغیر کسی تصد اور ارادہ کے آتے ہیں، بلکہ وہ وسسه کی قوت دافع نے قلت مانع کی بنا پر اس کی عقل پر پرده پڑا ہوتا ہے، اور وہ اس پر مجبور کیا گیا ہے۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"عقل پر پرده ہونے کی حالت میں طلاق نہیں"

اس لیے اگر وہ حقیقتاً اور اطمینان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی، یہ چیز اس کے ارادہ اور اختیار کے بغیر ہوئی اور وہ اس پر مجبور تھا اس لیے اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی" انتہی

ماخوذ از: فتاویٰ اسلامیہ (3/277).

حاصل یہ ہوا کہ آپ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی چاہے آپ نے اس کے الفاظ بھی بولے ہوں، الایہ کہ اگر آپ نے اپنے الفاظ سے طلاق کا ارادہ و قصد کیا ہو، اور آپ کو اس وسوسہ کا علاج کرنا پاچاہیے، اس کا علاج یہ ہے کہ آپ کثرت سے اللہ کی اطاعت اور اس کا ذکر کریں، اور اس وسوسہ سے اعراض کریں، اور جو چیز اس وسوسہ کا باعث بنتی ہے اس کی خالصت کریں۔

مزید آپ سوال نمبر (62839) اور (105994) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو شخایابی و عافیت سے نوازے اور شیطان کی چالوں کو آپ سے دور کئے۔

واللہ اعلم۔